سوال

(196) عید کے فوراً بعد شوال کے روزے رکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شورکوٹ سے محمد خلیل سوال کرتے ہیں کہ شوال کے روزوں کی فضیلت کیا ہے ؟ کیا عید کے بعد فوراًشوال کے روزے رکھے جائیں یا انہیں بعد میں بھی رکھا جا سکتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

دور حاضر کے بعد روشن خیال مجتہدین ماہ شوال کے چھ روزوں کو مکروہ کہتے ہیں نیز امام مالک رحمة اللہ علیہ اور امام ابو حنفیہ رحمة اللہ علیہ سے بھی ان کی کراہت منقول ہے اگرچہ متا خرین نے ان سے اتفاق نہیں کیا تاہم ان مفروط کا جائزہ لینا ضروری ہے جن کی بنا پر ان چھ روزوں کو مکروہ کہا جاتا ہے کتا و سنت کی رو سے عید الفطر کے بعد ماہ سوال کے چھ روزے رکھنا مستحب ہیں احادیث میں ان روزوں کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :"جس نے ماہ رمضان روزوں سے گزارا پھر شوال کے چھ روزے رکھے اسے سال بھر کے روزے رکھنے کا ثواب ہوگا۔ (صحیح مسلم کتاب الصوم)

بروایت طبرانی حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایک روزہ دس دنوں کے برابر حیثیت رکھتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا"ہاں ایسا ہی ہے (ترغیب : 2/111)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مزید وضاحت مروی ہے کہ ماہ رمضان کے روزے دس ماہ کے برابر ہیں اور اس کے کے بعد شوال کے چھ روزے دو ماہ کے مساوی ثواب رکھتے ہیں اس طرح یہ سال بھر کے روزے ہوئے۔ (صحیح ابن خزیمہ : 2/298)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :"جس نے ماہ رمضان کے مکمل اور ان کے بعد ماہ شوال کے چھ روزے رکھے اس نے گویا پورے سال کے روزے رکھے۔(مسند امام احمد رحمة اللہ علیہ : 3/324)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک روایت میں ان روزوں کی فضیلت ایک دوسرے انداز سے بیان ہوئی ہے ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد شوال کے بھی چھ روزے پورے کیے وہ گناہوں سے یوں پاک ہو جاتا ہے گویا آج ہی شکم مادر سے پیدا ہوا ہے۔(ترغیب : 2/111)

اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ماہ شوال کے چھ روزوں کی ترغیب و

فضیلت کے متعلق احادیث مروی ہیں بہتر ہے کہ عید الفطر کے متصل بعد چھ روزے مسلسل رکھ لیے جائیں تاہم اگر ماہ شوال میں متفرق طور پر بھی رکھ لیے جائیں تو بھی جائز ہے ۔ (ترغیب)

امام ملک رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے متعلق کراہت منقول ہے امام ملک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ : میں نے کسی اہل علم کو یہ روزے رکھتے نہیں دیکھا اور نہ مجھے ان کے متعلق اسلاف کا طرز عمل پہنچا ہے بلکہ اہل علم انہیں مکروخیال کرتے ہیں اور ان کے بدعت ہونے کا اندیشہ رکھتے ہیں مزید یہ بھی اندیشہ ہے کہ نادان لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے رمضان کے ساتھ ایک ایسی چیز کا الحاق کردیں گے جو اس سے نہیں ہے ۔ (موطا امام ملک رحمۃ اللہ علیہ)

جہاں تک ان کے بدعت ہونے کا تعلق ہے تو یہ ایک بے بنیاد شوشہ ہے کیونکہ متعدد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان روزوں کی مشروعیت مروی ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے باقی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کہنا کہ میں نے کسی اہل علم یہ روزے رکھتے نہیں دیکھا تو اس کے متعلق علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں " مخفی نہ ہے کہ اگر لوگ سنت پر عمل کرنا ترک کردیں تو ان کا یہ عمل ترک سنت کے لیے دلیل نہیں بن سکتا ۔ (نیل الاوطارؒ 4/322)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم میں لکھتے ہیں جب سنت ثابت ہو جائے تو اسے بایں وجہ نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ۔ (شرح مسلم :1/329)

عین ممکن ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ تک مذکورہ احادیث نہ پہنچی ہوں یا وہ انہیں صحیح نہ سمجھتے ہوں اسی طرح امام ابو حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے چند ایک وجوہ کے پیش نظر اسے قابل عمل نہیں سمجھا جن کی تفصیل حسب ذیل ہے : شوال کے روزوں کو ماہ رمضان کے روزوں کے ساتے ملا کر رکھنے کو زمانہ بھر کے روزوں سے تشبیہ دی گئی ہے حالانکہ ہمیشہ روزہ رکھنے سے متعلق حکم امتناعی متعدد احادیث میں مروی ہے چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جو ہمیشہ روزے رکھتا ہے اس کی کیا حیثیت ہے ؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ اس نے نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا ۔ (صحیح مسلم : کتاب الصوم)

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے روزوں کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے یہ اعتراض اس لیے بے بنیاد ہے کہ حدیث میں صرف ثواب کو تشبیہ دی گئی ہے بلا شبہ ہمیشہ کے روزے رکھنا منع ہے لیکن ماہ شوال کے روزوں کو حقیقت کے اعتبار سے نہیں بلکہ اجر و ثواب کے لحاظ سے انہیں صیام الدھر کہا گیا ہے لہذا یہ حکم امتناعی میں شامل نہیں ہیں جیسا کہ ہر ماہ کے تین روزے رکھنے کے متعلق حدیث ہے :"کہ اس نے گویا زمانہ بھر کے روزے رکھے ۔ (سنن نسائی کتاب الصوم)

ان پر مداومت کرنے سے عوام الناس میں یہ اعتقاد ابھرنے کا اندیشہ ہے کہ شاید بھی ضروری ہیں حالانکہ اس اعتراض کی کوئی حیثیت نہیں ہے کیونکہ اس قسم کے اندیشہ ہائے دو دراز کی وجہ سے کس سنت کا خون کیا جائے گا عاشورہ اور یوم عرفہ کے روزے بھی اس ضابطہ کی زد میں آتے ہیں اگر چہ امام ابو حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ماہ شوال کے ان چھ روزوں کے متعلق کراہت کا اظہار کیا ہے لیکن متاخرین احناف نے امام ابو حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس موقف سے اتفاق نہیں کیا چنانچہ لکھا ہے :"امام ابو حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کے نز دیک ماہ شوال کے چھ روزے مکروہ ہیں خواہ مسلسل رکھے جائیں یا متفرق طور پر البتہ امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ مسلسل رکھنے کو مکروہ سمجھتے ہیں جب کہ متفرق طور پر رکھنے کو جائز کہتے ہیں لیکن متاخرین احناف نے ان دونوں حضرات سے اتفاق نہیں کیا بلکہ ان کے نزدیک یہ چھ روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور صحیح مذہب بھی یہی ہے کہ ان روزوں کے رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ۔ (فتاوی عالمگیری :1/280)

مختصر یہ ہے کہ ماہ شوال کے چھ روزے بڑی فضیلت کے حامل ہیں تکفیر سیئات اور رفع درجات کا ذریعہ ہے (اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے) آمین ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

جلد:1 صفحہ:218